

رسائل و مسائل

آرمی میں "رگڑا" کی روایت

س: آرمی میں رگڑا (ragging) کی روایت پائی جاتی ہے۔ جب ہم سول سے آرمی میں جاتے ہیں تو سینئرز لائنوں میں کھڑا کر کے ہمیں بڑی طرح جھوڑکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایکسرسائز بھی ہوتی ہیں اور راتوں کو جگانا وغیرہ بھی۔ تین چار ماہ تک یہ سلسلہ چلتا ہے۔ ہماری کسی غلطی کے بغیر سینئرز کا اس طرح سے ہمیں جھوڑکنا کیا جائز ہے؟

ان کے پاس اپنے اس رویے کی درج ذیل جواز یا وجہات ہیں:

۱۔ یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ یہ عام شری ماحول میں جن براویوں کے عادی ہیں ان کا یہاں اعادہ نہ کریں۔ یہ سمجھ جائیں کہ رسول (Civil) کے بگڑے ہوئے ماحول سے یہ نکل آئے ہیں جہاں لا قانونیت تھی، مجرموں کو سزا نہ ملتی تھی، اور جرم کو جرم نہ سمجھا جاتا تھا۔ ان کا جو ذہن بنا ہوا تھا یعنی یہ کہ قانون کی پابندی کوئی نہیں کرنی، یہ مزاج یک دم بدل جائے اور سمجھ جائیں کہ یہ ماحول (آرمی کا) سول سے الگ ہے۔ یہاں غلطی پر سزا ملے گی۔

۲۔ تکالیع دار بن کر رہیں، سینئرز کا حکم مانیں۔ ان کے حکم کو مذاق میں نہ ثالیں۔ ان کا مذاق نہ بنائیں۔ سینئرز کے ساتھ بد تمیزی نہ کریں۔ ان کو عزت دیں اور نظم و ضبط قائم رکھیں۔

۳۔ ایسی تربیت کے ذریعے آئندہ اچھی طرح کنٹرول کیا جاسکے۔

یہ بات اس حد تک تو درست ہے کہ اگر وہ آتے ہی ایسا نہ کرتے تو ہم واقعی سینئرز کے احکامات کو لا پرواہی سے لیتے، سینئرز کی تکالیع داری میں کو تباہی کرتے بلکہ ان کے ساتھ بد تمیزیاں کرتے اور نظم و ضبط کا ہرگز مظاہرہ نہ کرتے۔

کوئی نظام بھی شریعت سے بالاتر نہیں۔ کیا شرعی نقطہ نظر سے یہ روایت درست ہے؟

ج: آپ کا سوال اولی الامر کی حدود اطاعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام کے بنیادی سیاسی اور معاشرتی اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے بعد صاحب اختیار افراد کے ان احکام کی پابندی بھی فرض ہے جو قرآن و سنت کے

مطابق ہوں۔ اگر اولی الامر کسی ایسی بات کا حکم دیں جو خالق کی معصیت یعنی اللہ یا رسول کی عدم اطاعت کی تعریف میں آتی ہو تو اس کی اطاعت قطعاً فرض نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”کسی مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں اگر خالق کی معصیت ہوتی ہو۔“

فوج میں بھرتی ہونے کے بعد نوجوانوں کو جس نظم و ضبط اور فرمان برداری کی تربیت دی جاتی ہے وہ خود آپ کے بقول ضروری ہے۔ اپنے خط کے آخر میں آپ نے خود یہ بات فرمائی ہے کہ غیر فوجی ماحول سے آنے والے افراد پر اگر وہ سختیاں اور کڑے حکم نہ لگائے جائیں جو فوج کا خاصہ ہیں تو صحیح معنوں میں نظم و ننق پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہاں، اگر اس تربیت کے دوران کوئی ایسے کام کروائے جاتے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد گرامی کے خلاف ہوں تو وہ چاہے سینٹر ہوں یا جونیز، آپ ان کے احکام مانے کے پابند نہیں ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ہر ادارے میں احکام کو نہ مانے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور آپ کو بھی اس طریقے پر عمل کرنا ہو گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہر نوجوان اپنی فہم کے مطابق جس بات کو صحیح سمجھتا ہو یا غلط سمجھتا ہو، اس پر ڈٹ جائے اور جس طرح چاہے خلاف ورزی شروع کر دے۔ اس لئے نظم کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے اختلاف کو مقررہ حدود میں رہتے ہوئے ظاہر کرنا ہو گا (ڈاکٹر انہس احمد)۔

جعلی سند کی بنیاد پر امتحان میں کامیابی

س: دو سال قبل تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بیرون ملک آنے کا اتفاق ہوا۔ یہاں آنے کے ایک ماہ کے بعد میرے بی اے کے امتحانات ہوئے جن میں ’میں شریک نہ ہو سکا‘ لہذا میری جگہ میرے دوست نے امتحان دے دیا اور میں اچھے نمبروں سے کامیاب بھی ہو گیا۔ کامیاب ہونے کے کچھ عرصے بعد میں نے اس دوست کو کچھ رقم بھی ارسال کر دی، جس کا پسلے سے تعین نہیں کیا گیا تھا۔

یاد رہنے کہ یہ سب کچھ اس وقت کیا گیا جب میں مخدانہ فکر کا پیرو تھا۔ توحید اور رسالت کا منکر ہو گیا تھا، اور اسی کو حق جانتا تھا اور پھر تحریک اسلامی سے اپنا تعلق بھی ختم کر چکا تھا۔ اب، جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ ایمان کی دولت سے نوازا ہے (الحمد لله)، مجھے احساس جرم طامت کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس سند کی بنیاد پر میں آگے اپنی تعلیم جاری رکھ سکتا ہوں یا مجھے دوبارہ خود امتحان دینا ہو گا؟ میری اس پریشانی کو دور کر کے میری مدد فرمائیے۔